مولانا سعد الواحد حقانی

زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

عادات وصفات

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان گنت صفات سے نوازا تھا۔فصاحت اور بلاغت میں آپ کا ثانی نہیں تھا آپؒ کا وجود تمام عالم اسلام اور بالخصوص خیبر پختونخواہ کیلئے قابل فخر اور ایک زندہ عجوبہ تھا۔آپؒ کی طبعیت میں تحمل ،نرمی اور خوش اخلاقی کا پہلو نمایاں تھا۔تواضع وانکساری ،زہدوتقوٰی ،اخلاص وللّٰہیت سے لبریز خوددار ،غیرت مند اور ایک جرأت مند شخصیت تھے۔ہر کسی سے خندہ روئی اور ادب واحترام سے پیش آنا آپ کا خاصہ تھا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو حد درجہ علمی قابلیت عطا کی تھی ،مگر آپ کی بے تکلفی اور سادگی نے اس کو چار چاند لگا دیئے تھے یوں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بار بار حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف فرمایا ،متعدد بار حج کی سعادت حاصل کی ایک دفعہ سرکاری حیثیت سے حج کرنے کو گئے اور جب وہاں کثیر تعداد میں سہولیات دیکھی تو عام افراد کے ساتھ فریضہ حج ادا کرنے میں شامل ہوگئے۔اور ساتھ ہی فرمایا کہ ایسے حج کرنے کا کیا فائدہ جس میں آپ پر وہاں کا گردوغبار نہ پڑے اور آپ حرمین شریفین کے گردوغبار سے خاک آلود نہ ہوجائے۔اپنے دل میں عالم اسلام کی دکھ درد رکھنے کی وجہ سے دینی امور ومعاملات میں کوتاہی برداشت نہیں کرتے تھے اگر دین کے لباس میں کسی کو غلط کام کرتے دیکھتے تو اس کی اصلاح کو اپنی ذمہ داری سمجھتے تھے۔نفاذ اسلام کیلئے مثبت طریقے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والوں میں سے تھے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وصورت کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔آپؒ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔طلبہ کے ساتھ شفقت ومحبت اور حسن تربیت آپؒ کا طرّہ امتیاز تھا۔اس کٹھن اور پر آشوب دور میں ایسی عظیم شخصیات کا ہزاروں روحانی فرزندان کو سوگوار چھوڑ کر رحلت کر جانا عالم اسلام کے لئے عظیم علمی داہیہ اور ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔......

مضت الدهور وما اتين بمثله

ولقد آتى فعجزن عن نظرائه

ذہانت وفطانت

اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ شیر علی شاہ صاحب مرحوم کو حد درجہ ذہانت بخشی تھی۔آپؒ بیک وقت منقولات اور معقولات کے ماہر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو علوم ظاہری اور علوم باطنی کا حظ وافر عطا فرمایا تھا۔عربی، فارسی، اردو، پشتو، ہندکو ان تمام زبانوں میں تقریر وکلام کرنے کا ملکہ آپؒ کو حاصل تھا۔اکثر تاریخی و ادبی شخصیات کے سوانح وکلیات کے حافظ تھے۔آپؒ کی شخصیت علمی، ادبی، سیاسی اور تصنیفی موضوعات کی ایک سوغات تھی۔ ہر خاص وعام آپؒ کے انداز گفتگو، سنجیدگی، طرز بیان، نشست وبرخاست اور عملی تگ ودو سے مزین صفات کا قائل تھا۔

علمی مقام

آپؒ کی ذات گرامی علم وفضل کا نمونہ ہونے کے ساتھ ایک بحر بیکراں تھی، جامعہ دارالعلوم حقانیہ جیسے عظیم علمی درسگاہ میں آپؒ کا مسند حدیث کے منصب پر رونق افروز ہونا آپؒ کی علمیت کی واضح دلیل ہے۔انداز درس آسان، عام فہم اور حکیمانہ تھا۔مختلف امثال اور ادبی نکتوں کی بدولت آسانی کے ساتھ طالب علموں کو سبق ذہن نشین کرتے۔علوم وفنون میں جامعیت اور رسوخیت کے حامل عبقری شخصیت رکھنے والے وسیع الظرف انسان تھے، مقتضی الحال کے مطابق کلام کرنے والے، مختصر کلام کے ساتھ طالب علموں کو سمجھانے والے تھے۔

اخلاق کریمانہ

اپنے شاگردوں اور متعلقین پر انتہائی شفقت کرنے والے تھے۔جب کسی سے کوئی غلطی سرزد ہوجاتی تو اسے حکیمانہ انداز سے سمجھاتے، کسی کو ملامت اور شرمندہ نہیں کرتے۔آپؒ فرماتے: کہ قرآنی تعلیمات ہیں کہ عام بیان کیا جائے جس آدمی میں غلطی ہو وہ خود ضرور سمجھ جائے گا۔کسی ایک شخص کو نشانہ نہیں بنانا چاہئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَمَا لِیَ لَا اَعۡبُدُ الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ ’’اور مجھ کو کیا ہوا کہ میں بندگی نہ کروں اس کی جس نے مجھ کو بنایا‘‘ دیکھیں حبیب نجار اپنا ذکر کرتے ہیں کسی کو نشانہ نہیں بناتے اور یہی تنبیہ، ترغیب اور ترحیب کے اصول ہیں۔اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: مَابَالُ النَّاسِ کسی کا نام نہیں لیتے۔

اکابر کے ساتھ بے مثال عقیدت

آپؒ اپنے اساتذہ کرام اور اکابرین علماء دیوبند کے ساتھ حد درجہ محبت وعقیدت رکھتے تھے۔اپنے اساتذہ کرام کے علمی کارناموں اور ان کے ناموں کو زندہ رکھنے کیلئے چھوٹے بچوں کا نام، اسی سلسلے میں اپنے نواسے کا نام جلیل القدر استاذ کے نام پر ’’احمد علی‘‘ رکھا تھا۔ ہمارے خاندان کے تمام افراد نے آپؒ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا ہے۔آپؒ ہم پر حسن ظن اور اعتماد کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے ہمارے ہاں اکثر تشریف لاتے۔آپؒ

میرے دادا مولانا حافظ سعادت شاہ صاحبؒ کے بارے میں فرماتے کہ وہ ایک معتمد عالم دین تھا اور اپنی اولاد کو درس نظامی کے اکثر کتب خود پڑھاتے اور پھر ان کو ہمارے پاس لاتے تا کہ یہ مزید علم دین حاصل کرے۔طلباء دین پر شفقت اور رحمدلی کا یہ عالم تھا کہ ہر وقت ان کی علمی تشنگی کو دور کر کے ان کو سیراب کرتے۔

علمی ذوق

بندہ کو جب پہلی دفعہ ادب عربی کے کتاب ''مختارات'' کے پڑھانے کے ذمہ داری سونپی گئی تو بندہ آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپؒ ہر وقت اور ہر جگہ پر بغیر مطالعہ کے کتاب مذکور پڑھاتے۔ایک دفعہ ایک جلسے کے دوران سٹیج پر اور اسی طرح مسجد فاطمہؓ کی تعمیر کے وقت پشاور جی ٹی روڈ پر بھی بندے کو کتاب پڑھائی ۔شروحات کی کثرت کی بناء پر فرماتے کہ جس شرح سے اپنے آپ کو پورا کر سکتے ہو تو پورا کرو۔آپؒ غیبت کرنے سے پرہیز کرتے۔ایک دفعہ کسی نے غیبت کرنے کی غرض سے عرض کیا کہ حضرت آج کل اردو شروحات کی بھرمار ہے،تو باوجودیکہ آپؒ کی طبعیت عربی زبان کی طرف مائل تھی۔آپؒ نے فرمایا یہ سب شروحات قابل قدر اور زمین کے پوشیدہ خزانے ہے اور اب وَاَخرَجَتِ الْاَرضُ اَثْقَالَهَا زمین نے اپنے خزانوں کو باہر نکال لیا ہے۔

جہادی اور سیاسی زندگی

آپؒ ہمہ گیر اور گونا گوں صفات کے حامل شخصیت تھے۔آپؒ بیک وقت ایک عالم ،محدث، مصنف،مبلغ ،سیاستدان اور ایک عملی مجاہد تھے۔عملی طور پر جہاد کے سلسلے میں امارات اسلامی افغانستان کے صف میں انتہائی فخر کے ساتھ ڈٹ کر طالبان کا ساتھ دیتے رہے اور ان کے ساتھ والہانہ عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے۔ پاکستان تاریخ کے نشیب وفراز اور قربانیاں اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی وجہ سے وطن عزیز میں بے دینی اور بے راہ روی کو دیکھ کر دل بہت دکھتا تھا۔جہاد سے حد درجہ شغف ہونے کی بناء پر حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار مجاہدین کو صبح وشام اپنی دعاؤں میں یادرکھتے اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِیْ کُلِّ مَكَانٍ الخ۔

جامع الصفات شخصیت

آپؒ کی آواز وانداز میں بلا کی تاثیر تھی، گفتار وکردار کے آدمی تھے، بولنے پر آتے تو بڑے بڑے لوگ ہمہ تن گوش ہوجاتے ،کشمیری حافظے کے مالک تھے۔قرآن وحدیث میں ذکر شدہ مقدس مقامات کو بچشم خود دیکھنے کی وجہ سے موقع اور محل کے مطابق عجیب وغریب واقعات اور عربی وفارسی کے اشعار سناتے۔ میدان تحریر میں قدم رکھتے تو قلم کا جادو چلتا اور اپنے مبارک ہاتھوں سے ایسا خط لکھ جاتے کہ اس کے سامنے کمپیوٹر کا نستعلیق

شرماجاتا۔ذیل میں آپؒ کے علمی لطائف ، پرلطف باتیں اور ادبی نکتے افادہ کی خاطر ذکر کیئے جاتے ہیں، یہ آپؒ نے مختلف مجالس اور دروس کے دوران ارشاد فرمائے ہیں:

پیغمبر کو فرشتہ کہنا مناسب نہیں

فرمایا: پیغمبر کو فرشتہ کہنا مناسب نہیں ہے،اس لئے کہ فرشتے پیغمبر ہی کی خدمت کرنے پر مامور ہیں۔اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک بوڑھی عورت نے ایک اعلیٰ پولیس آفیسر کو کہا کہ خدا آپکو تھانیدار (سپاہی) بنادے۔

ضلع بنوں کی وجہ تسمیہ

ایک دفعہ بنوں سے تبلیغی جماعت کے کچھ لوگ آپؒ سے ملنے کے لئے آئے۔آپؒ نے فرمایا کی بنوں دراصل بنون تھا۔صحابہ کرامؓ کے آثار بھی یہاں پائے جاتے ہیں۔یہ لوگ بڑے بہادر، محنتی اور دیندار لوگ ہیں۔

عزیمت اولیٰ رخصت سے

فرمایا: ارشاد باری تعالیٰ: فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَكُمۡ مِنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ میں حکم مثنٰی پر آیا ہے کہ کم ازکم دوشادیاں کرو لیکن وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً رخصت ہے اور عمل عزیمت اولیٰ ہے رخصت سے۔

متخلفین تبوک کے نام یاد رکھنے کی ترکیب

فرمایا: غزوہ تبوک سے جو تین مخلص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رہ گئے تھے ان کے ناموں کو یاد رکھنے میں اشارہ لفظ ''مکہ'' ہے میم سے مراد مرارہ ابن ربیع ،کاف سے کعب ابن مالک ،ہا سے ہلال ابن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔اسی طرح ہابیل اور قابیل میں قاتل ومقتول پہچاننے کا آسان طریقہ قاتل کا لفظ ''قاف'' ہے کہ قابیل کے نام کے شروع میں قاتل کا لفظ ''قاف'' آیا ہے تو یہ قاتل ہے اور ہابیل مقتول ہے۔

بیوی کے حوالے سے لطیفہ

فرمایا: ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے پوچھا اَزۡوَجۡتُكَ حَيَّةٌ (کیا تمہاری بیوی زندہ ہے) تو اس نے جواب دیا کہ نَعَمۡ حَيَّةٌ وَلٰكِنَّهَا حَيَّةٌ تَسۡعٰى (کہ ہاں لیکن وہ اژدہا ہے جو دوڑتی رہتی ہے)۔

فرمایا: جب قرآن کریم میں يَااَيُّهَاالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا کے ساتھ خطاب کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اے مؤمنو! اپنے دل کے کان متوجہ کرو کیونکہ مابعد میں یا تو خیر کے کرنے کا حکم ہوتا ہے اور یا شر سے منع کیا جاتا ہے۔

مستقر اور مستودع کی تفسیر

فرمایا: مستقر اور مستودع کی جامع تفسیر یہ ہے کہ جہاں سے انتقال کیا جائے تو وہ مستودع ہے اور جہاں پر قرار پکڑے تو یہ مستقر ہے۔

داڑھی نہ رکھنے پر داخلہ کی منسوخی

ایک دفعہ ایک طالب علم افغانستان میں میڈیکل کا داخلہ لینے کیلئے آپؒ سے تزکیہ لے کر اپنے ساتھ لے گئے لیکن وہ واپس آ گیا اور عرض کیا کہ مجھے آپؒ کا تزکیہ دینے کے باوجود وہاں داخلہ نہیں ملا آپؒ نے جب اس کو دیکھا تو فرمایا ''وجه دې په وجهه کښ ده''یعنی داخلہ نہ ملنے کی وجہ آپ کے چہرے سے عیاں ہے اور وہ لوگ داڑھی نہ رکھنے والے کو داخلہ نہیں دیتے۔

خواب کی تعبیر

فرمایا: ایک دفعہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دریا پار کیا ہے اس کی کیا تعبیر ہے تو آپؒ نے فرمایا کہ یہ علم کی نشانی ہے۔

فرمایا:

یقین دانم دریں عالم
لا مقصود الاهو
ولا موجود فی الکونین
ولا مطلوب الا هو
چوں تیغ لا بدست آری
بیاتنها چه غم داری
میخوار غیر حق یاری
که لافتاح الاهو